www.emarsiya.com

مرثیہ ماں (بند/۲۰)

بنت زہرا نقوی ندیؔ الہندی

(۱)

عشق و ایثار کی تعمیر ہے ماں
رحم کی بولتی تصویر ہے ماں
لفظِ رحمان کی تفسیر ہے ماں
نوعِ انساں! تری تقدیر ہے ماں
ماں کا احسان ہے ساری دنیا
ماں پہ قربان ہے ساری دنیا

(۲)

مِہرِ احسان ہے ممتا کا کرم
روحِ عرفان ہے ممتا کا کرم
دین و ایمان ہے ممتا کا کرم
جان ہی جان ہے ممتا کا کرم
جان بے جان ہے ممتا کے بِنا
دنیا ویران ہے ممتا کے بِنا

(۳)

حال، آئندہ ہے بس ماں کے طفیل
دَھرتی پائندہ ہے بس ماں کے طفیل
دنیا تابندہ ہے بس ماں کے طفیل
آدمی زندہ ہے بس ماں کے طفیل
بے مکیں، سارا مکاں مر جاتا
یہ نہ ہوتی تو جہاں مر جاتا

(۴)

با ہُنر ماں کا قصیدہ خواں ہے
پُر جگر ماں کا قصیدہ خواں ہے
با اَثر ماں کا قصیدہ خواں ہے
ہر بشر ماں کا قصیدہ خواں ہے
مرتبے ماں کے سوا ہوتے ہیں
انبیاؑ ماں پہ فدا ہوتے ہیں

(۵)

بانئ محفلِ آدمؑ ماں ہے
رونقِ گلشنِ عالم ماں ہے
دَم ہر اک کے لئے تا دَم ماں ہے
کُل جہاں پیاسا ہے، زمزم ماں ہے
جرأت و طرزِ بیاں دیتی ہے ماں
بے زبانوں کو زباں دیتی ہے ماں

(۶)

سارے رشتوں میں معظم ممتا
حق پرستوں میں مکرم ممتا
ساری خلقت کی ہے ہمدم ممتا
کُل زمانے کی ہے محرم ممتا
اِسکے دامن میں ہر اک عظمت ہے
ماں کے قدموں کے تلے جنت ہے

www.emarsiya.com

(۷)

نوعِ انسان کی بانی ماں ہے
رحمتِ حق کی نشانی ماں ہے
عزم و ہمت کی جوانی ماں ہے
کھانا ہے باپ تو پانی ماں ہے
ماں کی توصیف تو ممکن ہی نہیں
اس کی تعریف تو ممکن ہی نہیں

(۸)

ماں کی آغوش عجب دنیا ہے
وہ کہ آرام کا گہوارا ہے
جس میں ہر چین سے بس جینا ہے
دل کی مانو! تو یہی کعبہ ہے
لطف یہ اور کہیں ملتا ہے
ایسا آرام نہیں ملتا ہے

(۹)

بچہ چونکے تو جھجک جاتی ہے ماں
مسکرا دے تو چمک جاتی ہے ماں
ذرا تڑپے تو بلک جاتی ہے ماں
ایک آنسو پہ چھلک جاتی ہے ماں
اپنے سائے میں لئے پھرتی ہے
بچے کو جان دیئے پھرتی ہے

(۱۰)

مائیں ممتاز جو ہیں، حوّاؑ ہیں
فاطمہؑ، ہاجرہؑ اور سارہؑ ہیں
کبھی مریمؑ تو کبھی حنّہؑ ہیں
گہہ خدیجہؑ تو کبھی زہراؑ ہیں
بانوؑ ہیں، زینبؑ و لیلیٰؑ بھی ہیں
مادرِ اصغرؑ و فروہؑ بھی ہیں

(۱۱)

ہاں مگر ماؤں میں بہتر زہراؑ
رہبروں کے لئے رہبر زہراؑ
زوجۂ نفسِ پیمبرؐ زہراؑ
گیارہ معصومؑوں کی مادر زہراؑ
سیدہؑ خود دلِ عالم نے کہا
جس کو ماں مرسلِ اعظمؐ نے کہا

(۱۲)

جو ہے قرآن میں قُربیٰ وہی ماں
جو بزرگوں میں ہے عُظمیٰ وہی ماں
جو علیّوں میں ہے عُلیا وہی ماں
راہِ نعمت میں ہے نُعمیٰ وہی ماں
جس کی تکریم کو ازہد اٹھیں
جس کی تعظیم کو احمدؐ اٹھیں

(۱۳)

جس کی ماں محسنۂ دینِ علیؑ
جس کا بابا ہے جہانوں کا نبیؐ
جس کے بیٹے ہیں ولی ابن ولی
جس کا شوہر ہے محمدؐ کا وصی
مرکزِ عصمتیاں کہتے ہیں
جسے خاتونِ جناں کہتے ہیں

(۱۴)

جس کا غم آج بپا ہے، ماں ہے
جس پہ یہ آہ و بُکا ہے، ماں ہے
یاد میں جس کی عزا ہے، ماں ہے
جس سے گھر سونا ہوا ہے، ماں ہے
وہ مکیں جس پہ کہ خود گھر رویا
بے تحاشا جسے گھر بھر رویا

www.emarsiya.com

(۱۵)

یعنی حسنینؑ کی دکھیا مادر
بعدِ احمدؐ ہوئی کتنا مضطر
رو سکی باپ کو کب جی بھر کر
کتنے غم لے کے گئی وہ دل پر
آہ و فریاد و فغاں کر کے اُٹھی
اپنا کچھ درد بیاں کر کے اُٹھی

(۱۶)

جس کا محسن ہوا مقتولِ ستم
جس کا گھر پورا ہے پابندِ الم
جس کے بچے ہیں رہینِ ماتم
جس پہ ہیں ظلم کے حملے پیہم
جس کو سب بنتِ نبیؐ جانے ہیں
اس کے گھر آگ لگا دیتے ہیں

(۱۷)

حیف زہراؑ نے جہاں چھوڑ دیا
کنبہ اور اپنا مکاں چھوڑ دیا
گھر میں اک غم کا سماں چھوڑ دیا
موسمِ آہ و فغاں چھوڑ دیا
بچے سب ماہیِ بے آب سے ہیں
ہمہ تن اک دلِ بیتاب سے ہیں

(۱۸)

جی جلے ہیں کہ چھٹے ہیں ماں سے
اُلجھے سے ہیں کہ چھٹے ہیں ماں سے
دل کڑھے ہیں کہ چھٹے ہیں ماں سے
رو رہے ہیں کہ چھٹے ہیں ماں سے
وہی بتلائیں گے کیا یہ غم ہے
ہاں بہت درد بھرا یہ غم ہے

(۱۹)

فاطمہؑ کے لئے حیدرؑ روئے
زینبؑ و حضرتِ شبّرؑ روئے
ساتھ کلثومؑ کے سرورؑ روئے
چاہنے والے بھی حد بھر روئے
ہاں مگر بعدِ شہادت شہؑ پر
رو سکی آل، نہ کوئی خواہر

(۲۰)

رونے پر بیٹی طمانچے کھائے
مشکلیں سَہہ کے جہاں سے گذرے
سوگواروں نے عجب داغ سہے
اے ندیؔ کس میں ہے دَم، غم لکھے
چہرے بھی آنسوؤں سے دھو نہ سکے
رونے والے تھے مگر رو نہ سکے

❁❁❁

(بقیہ صفحہ نمبر ۴۹ ــــــــــــــــــــــ کا)

بقول جعفر علی خاں اثرؔ:

''اردو بجائے خود ایک زبان ہے جس نے دوسری زبانوں کے الفاظ میں نہ معلوم کیا کیا تصرفات کر ڈالے ہیں۔''

اسی طرح ایک لفظ پر بحث کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں:

''اردو میں اس قبیل کے نہ معلوم کتنے الفاظ وضع کر لئے گئے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ اردو ایک آزاد زبان ہے، لکیر کی فقیر نہیں۔'' عربی کے وہ الفاظ جو اردو کے مزاج میں ڈھل کر اس کا جزو بن چکے ہیں ان کو اردو میں عربی تلفظ کے ساتھ بولنے سے عربی دانی کا سکہ تو بیٹھ سکتا ہے مگر اردو دانی کا بھرم کھل جائے گا۔ اس لئے جعفر علی خاں اثرؔ کا یہ مشورہ جو انہوں نے لفظ شمّہ کے تلفظ پر بحث کرتے ہوئے دیا، ہر اعتبار سے صائب ہے اور اردو کی ترقی کی راہ میں چراغِ منزل کی حیثیت رکھتا ہے کہ ''اردو کا رخ دیکھئے۔ عربی، فارسی کی اندھی غلامانہ تقلید کو خیر باد کہیئے۔''